هفت وار رسالہ: 346
WEEKLY BOOKLET: 346

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے عید کے بارے میں 23 سوال جواب

صفحات 14

عید الفطر کیوں منائی جاتی ہے؟ | 02
عید کی خوشی میں گانے باجا کیسا؟ | 07
کیا عورت پر بھی عید نماز پڑھنا واجب ہے؟ | 06
کیا عید کی نماز اکیلے پڑھ سکتے ہیں؟ | 10

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

امیرِ اہلِ سنّت سے عید کے بارے میں 23 سوال جواب[1]

دُعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”عید کے بارے میں 23 سوال جواب“ پڑھ یا سن لے اس کی پریشانیاں دور فرما اور اس کی والدین سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ” اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، یعنی جُمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مَشْہُود (یعنی میری بارگاہ میں فِرِشتوں کی خُصُوصی حاضِری کا دن) ہے، اس دن فِرِشتے (خُصُوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضِر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔“ حضرت ابُو دَرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: (یارسولَ اللہ!) اور آپ کے وصال کے بعد کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں (میری ظاہری) وَفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا)۔“ ”اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ، یعنی اللہ پاک نے زمین کیلئے اَنبیائے کرام علیہمُ السّلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔“ ”فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ، پس اللہ پاک کا نبی زِندہ ہوتا ہے اور اسے رِزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔“ (ابنِ ماجہ، 2/291، حدیث:1637)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

[1] ... یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

www.dawateislami.net

سوال: عیدُ الفِطر کو میٹھی عید کیوں کہتے ہیں؟

جواب: عیدُ الفِطر کو میٹھی عید شاید اِس لیے کہا جاتا ہے کہ اِس عید میں عید کی نماز سے پہلے طاق عدد میں کھجور کھائی جاتی ہے جو کہ مُستَحَب ہے۔(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، 8/311)

سوال: عیدُ الفِطر کی نماز سے پہلے میٹھی چیز کھانے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: عیدُ الفِطر کی نماز سے پہلے میٹھی چیز طاق عدد میں کھانا سنّت ہے۔(فتاویٰ ہندیہ، 1/149) ہمارے مُعاشرے میں لوگ اِس پر عمل بھی کرتے ہیں کہ عید الفطر کی نماز سے پہلے گھروں میں سِویّاں پکائی جاتی ہیں اور لوگ کھا کر نماز پڑھنے جاتے ہیں۔ نماز کے بعد شِیر خورمہ اور پوریاں وغیرہ کھاتے ہیں۔ میری عام طور پر یہ عادت رہی ہے کہ عید الفطر کی نماز سے پہلے تھوڑی مقدار میں سِویّاں کھالیتا ہوں، زیادہ نہیں کھاتا کہ یہ میدے کی بنی ہوئی ہوتی ہیں تو صحت کے لیے نقصان دہ بھی ہو سکتی ہیں۔(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) عیدُ الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھالینا چاہیے، ہمارے گھر میں جس وقت دینی ماحول نہیں تھا اُس وقت بھی ہمیں عیدُ الفطر کی نماز سے پہلے کھجور کِھلائی جاتی تھی۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/283)

سوال: عیدُ الفطر کیوں منائی جاتی ہے؟

جواب: جو لوگ رَمَضانُ المبارک میں تراویح پڑھتے ہیں، مَشقّتیں برداشت کرتے ہیں تو اُنہیں مغفرت کے پَروانے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے اللہ پاک کی طرف سے ایک خوشی کا دن ہے، جس دن وہ خوشی مناتے ہیں۔ عید کی رات کو لَیْلَۃُ الْجَائِزَہ (اِنعام والی رات) بھی کہتے ہیں۔(شعب الایمان، 3/336، حدیث:3695، ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/240)

سوال: عید الفطر کو چھوٹی عید اور عید الاَضحیٰ کو بڑی عید کیوں کہتے ہیں؟

جواب: عید الفطر کو چھوٹی عید اور عیدُ الاَضحیٰ کو بڑی عید کہنا یہ عوامی اِصطلاح ہے جو لوگوں میں مشہور ہے۔ میں تو عید الفطر اور عیدُ الاَضحیٰ ہی کہتا ہوں۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 9/122)

سوال: کیا عید کے دن نئے کپڑے پہننے پر ثواب ملتا ہے؟

جواب: عید کے دن نئے یا دُھلے ہوئے عُمدہ کپڑے پہننا مُسْتَحَب ہے۔(فتاویٰ ہندیہ،1/149) بشرطیکہ ثواب کی نیت سے پہنے، اگر فخر اور دکھاوے کے لیے پہنے گا تو ثواب کے بجائے گناہ کا حق دار ہوگا۔(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت،9/179)

سوال: چاند نظر آتا ہے تو لوگ گولی چلاتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: ہمارے ہاں پاکستان میں ہوائی فائر کرنا قانونی طور پر منع ہے، ہو سکتا ہے کہ دِیگر ممالک میں بھی منع ہو، لیکن پھر بھی عید کا چاند نظر آنے پر عوام گولیاں چلاتی ہے اور تڑاتڑی لگی ہوئی ہوتی ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ جب چاند نظر آجائے تو چاند دیکھنے کی دُعا پڑھنی چاہیے۔[1] (ابوداود،4/419، حدیث:5092ماخوذاً)(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت،6/316)

سوال: عنقریب "لَیْلَۃُ الْجَائِزَہ" (یعنی عیدُ الفطر کی رات) آنے والی ہے، اِس رات میں کون سی عبادت کرنا اَفضل ہے؟

جواب: عید کی ساری رات جاگ کر عبادت کرنا تھوڑا دُشوار ہوتا ہے کہ صبح عیدُ الفطر کی نماز پڑھنی اور اِس کے لئے تیاری بھی کرنی ہوتی ہے لہٰذا ہر کوئی پوری رات جاگ کر عبادت کر سکے یہ ضَروری نہیں۔ بہر حال ساری رات جاگ کر عبادت نہیں کر سکتے تو عشا کی نماز باجماعت پڑھ کر بھلے سو جائیں اور فجر کی نماز بھی باجماعت پڑھیں تو اِس طرح بھی ساری رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا اور یہ فضیلت صرف چاند رات کے لئے خاص

---

1 ...رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جب ہِلال دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللہُ ترجمہ: اے اللہ پاک! اسے ہم پر اَمن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طُلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب، اللہ پاک ہے۔(مستدرک حاکم،5/405، حدیث:7837) قَمری مہینے کی پہلی دوسری اور تیسری رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں اس کے بعد کی راتوں کے چاند کو قَمَر کہتے ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح،5/283) یہ دُعا پہلی، دوسری اور تیسری رات تک پڑھ سکتے ہیں۔

www.dawateislami.net

نہیں ہے بلکہ جو شخص ہر روز عشا و فجر کی نماز باجماعت پڑھتا ہے اُسے روزانہ ساری رات عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔[1]

عِیدَین کی رات میں عبادت کرنے کی فضیلت

"لَیْلَۃُ الْجَائِزَہ" یعنی عیدُ الفطر کی رات عبادت کرنے کی بڑی فضیلت ہے، فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس نے عِیدَین کی رات طلبِ ثواب کے لئے قیام کیا، اُس دِن اُس کا دِل نہیں مَرے گا جس دِن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔ (ابنِ ماجہ، 2/365، حدیث:1782)

ایک اور مقام پر حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ جو پانچ راتوں میں شَب بیداری (یعنی رات جاگ کر عبادت) کرے اُس کے لئے جَنَّت واجب ہو جاتی ہے، ذُوالْحِجَّۃ کی آٹھویں، نویں، دَسویں رات، عیدُ الفطر کی رات اور شعبانُ المُعَظَّم کی پندرھویں رات یعنی شَبِ بَراءَت۔ (الترغیب والترہیب، 2/98، حدیث:2)

مُعافی کا اِعلانِ عام

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عباس رضی اللہُ عنہما کی ایک رِوایت میں یہ بھی ہے: جب عیدُ الفطر کی مبارَک رات تشریف لاتی ہے تو اسے "لَیْلَۃُ الْجَائِزَہ" یعنی "اِنعام کی رات" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جب عید کی صُبْح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے معصوم فِرِشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، چنانچہ وہ فِرِشتے زمین پر تشریف لاکر سب گلیوں اور راہوں کے سِروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اِس طرح نِدا دیتے ہیں: "اے اُمَّتِ مُحَمَّد! اُس رَبِّ کریم کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گناہ مُعاف فرمانے والا ہے۔" پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یوں مُخاطِب ہوتا ہے: "اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عزّت و

---

1 ...حضرتِ عثمان غنی رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے گویا اُس نے آدھی رات قیام کیا اور جو فجر جماعت سے پڑھے گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ (مسلم، ص258، حدیث:1491)

www.dawateislami.net

جَلال کی قسم! آج کے روز اِس (نمازِ عید کے) اِجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کرو گے وہ پورا کروں گا اور جو کچھ دُنیا کے بارے میں مانگو گے اُس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اِس مُعاملے میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو) میری عزّت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہاری خطاؤں کی پَردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزّت و جَلال کی قسم! میں تمہیں حَد سے بڑھنے والوں (یعنی مُجرموں) کے ساتھ رُسوا نہ کروں گا۔ بس اپنے گھروں کی طرف مغفِرت یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں بھی تم سے راضی ہو گیا۔ (الترغیب والترہیب، 2/60، حدیث:23)(ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/299، 301)

سوال: "جو شخص عیدُ الفطر اور عیدُ الاَضحیٰ کی رات قیام کرے گا تو اُس کا دِل اُس وقت نہیں مَرے گا جب لوگوں کا دِل مَر جائے گا۔" یہاں پر دِل کے نہ مَرنے سے کیا مُراد ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: جس نے عِیدَین کی راتوں میں ثواب کی نیّت سے قیام کیا تو اُس کا دِل اُس وقت نہیں مَرے گا جس وقت لوگوں کے دِل مَر جائیں گے۔ (ابن ماجہ، 2/365، حدیث:1782) اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں ہے: دِل کا نہ مَرنا چند معنیٰ رکھتا ہے: ﴿1﴾ اُس کا دِل دُنیا کی مَحبّت میں ڈُوب کر آخِرت سے دُور نہیں ہو گا ﴿2﴾ اس کا دِل بُرے خاتمے سے محفوظ رہے گا۔ (فیض القدیر، 6/248، تحت الحدیث:8903) ﴿3﴾ قبر کے سوالات اور میدانِ مَحشر میں بھی اُس کا دِل مُطمئِن رہے گا۔ (حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر، 1/527) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: یہ فضیلت اکثر رات عبادت کرنے سے بھی حاصل ہو جائے گی مثلاً اگر رات آٹھ گھنٹے کی ہے تو پانچ گھنٹے عبادت کرنے سے بھی یہ فضیلت مل جائے گی۔[1] نیز ایک قول یہ بھی ہے کہ عِیدَین کی رات تہجُّد پڑھنے سے بھی یہ فضیلت حاصل ہو جائے

---

1 ... جو بندہ رات کا اکثر حصّہ یا نِصف حصّہ بیدار رہ کر عبادت کرے تو اس کے لئے پوری رات کی بیداری کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (قوت القلوب، 1/74)

www.dawateislami.net

گی۔(مراٰۃ المناجیح،2/262)اِس حدیثِ پاک کی شرح پڑھ کر ممکن ہے کہ ہر ایک کا یہ ذہن بن جائے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو ضَرور عِیدَین کی رات میں قِیام کروں۔
(ملفوظات امیر اہلِ سنّت،8/305)

سوال: کیا عورت پر عید کی نماز پڑھنا واجب ہے؟

جواب: جی نہیں! عورت پر عید کی نماز پڑھنا واجب نہیں ہے۔
(فتاویٰ رضویہ،27/615۔ملفوظات امیر اہلِ سنّت،8/284)

سوال: کیا صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم بھی ایک دوسرے کو عید کی مُبارک باد دیتے تھے؟

جواب: جی ہاں! صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم بھی ایک دوسرے کو عید کی مُبارک باد دیا کرتے تھے اور دُعا بھی دیتے تھے کہ تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْكَ یعنی اللہ پاک ہمارے اور آپ کے اَعمال قبول فرمائے۔(سنن الکبریٰ للبیہقی،3/446،حدیث:2694)ہم میں سے بھی ہر ایک کو چاہیے کہ جب بھی کسی کو عید کی مُبارک باد دیں تو ساتھ میں یہ دُعا بھی دے دیں۔ عید کی مُبارک باد دیتے ہوئے اِن الفاظ ”تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْكَ“ کے ساتھ دُعا دینا مُستَحَب ہے۔
(دُرِّ مختار،3/56۔ملفوظات امیر اہلِ سنّت،8/311)

سوال: ”عید مُبارِک“ دُرُست ہے یا ”عید مُبارَک“؟

جواب: کئی لوگ اس لفظ کو راء کے زیر کے ساتھ یعنی ”مبارِک“ پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ راء کے زبر کے ساتھ ہے یعنی ”مُبارَک“، قرآنِ کریم میں بھی لفظ ”مبارَک“ آیا ہے۔
(پ17،الانبیاء:50۔ملفوظات امیر اہلِ سنّت،8/131)

سوال: کیا تمام اِنسان ایک دوسرے کو عید کی مُبارک باد دے سکتے ہیں؟ عموماً عید کی مُبارک باد دیتے ہوئے کزن اور دیور بھابی سب آپس میں ہاتھ ملاتے ہیں، نیز جیٹھ بھی بھائی کی بیوی کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: تمام مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مُبارک باد دے سکتے ہیں، البتّہ شرعی

www.dawateislami.net

قُیُود ات ہر جگہ ہوتی ہیں اور انہی شرعی قیودات کی بِنا پر نامحرم ایک دوسرے کو مُبارک باد نہیں دے سکتے۔ یوں ہی دیور اور بھابی بھی ایک دوسرے کو مُبارک باد نہیں دے سکتے کیونکہ اگر دیور اور بھابی آپس میں ایک دوسرے کو مُبارک باد دیں گے تو میل جول بڑھے گا اور گناہوں کے دَروازے کُھل جائیں گے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دیور بھابی کے حق میں موت ہے۔ (ترمذی، 2/391، حدیث:1174) نامَحْرَم وہ ہوتے ہیں جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوتا۔ جیٹھ پر بھی لازم ہے کہ بھائی کی بیوی کے سر پر ہاتھ نہ پھیرے۔ جہاں تک آپس میں ہاتھ ملانے کا تَعَلُّق ہے تو یہ اور بھی زیادہ خطرناک اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ مُبارکہ سب سے زیادہ شیطان سے مَحْفوظ تھی، ان سے زیادہ اور کون شیطان سے مَحْفوظ ہو سکتا ہے! پھر بھی "حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ میں عورت کا ہاتھ پکڑ کر کبھی بھی بَیْعَت نہیں فرمائی۔ (بخاری، 2/217، حدیث:2713) آج کل ہمارے مُعاشرے میں ایسے جاہل پیر صاحبان بھی موجود ہیں جو عورت کا ہاتھ پکڑ کر بَیْعَت کرواتے ہیں اور ان سے اپنے ہاتھ پر بوسہ بھی دِلواتے ہیں، ایسے پِیروں سے دُور رہنے میں ہی عافِیَّت ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/306)

سوال: جو لوگ کام کے سلسلے میں اپنے گھر سے دور ہوتے ہیں، عید کے دن بھی گھر نہیں جا پاتے تو ایسے لوگ اپنے دوستوں کو بُلا کر یا اپنے اسٹاف کے ساتھ مل کر عید کی خوشی گانے باجے بجا کر مناتے ہیں کیا ان کا ایسا کرنا دُرست ہے؟

جواب: عید کے دن تو بطورِ خاص اللہ پاک کی عبادت کرنی چاہیے اور گناہوں سے بچنا چاہیے۔ صدقہ و خیرات کے ذَرِیعے غریبوں کی مدد کرنی چاہیے۔ جو لوگ عید کی خوشیاں حاصل نہیں کر پاتے انہیں بھی اپنے ساتھ خوشیوں میں شریک کرنا چاہیے۔ عید کے دن گانے باجے بجا کر عید کی خوشی منانا دُرست نہیں ہے۔ آج کل کے مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے

www.dawateislami.net

کہ عید کے دن گانے باجے بجا کر گویا اِس بات کی خوشی مناتے ہیں کہ آج شیطان لَعِین آزاد ہو گیا ہے اور اسے گانے باجے بجا کر خوش کیا جارہا ہے۔ بسا اوقات اتنی اونچی آواز سے میوزک بجایا جاتا ہے کہ سڑک سے گزرنے والا شخص بھی اگر میوزک سے بچنا چاہے تب بھی نہیں بچ سکتا۔ بہر حال سڑک سے گزرنے والے شخص کے لیے بھی شرعاً یہ حکم ہے کہ اگر اس کے کان میں کہیں سے میوزک کی آواز آرہی ہے تو کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر جلدی سے گُزر جائے، اگر جان بوجھ کر آہستہ آہستہ چلے گا کہ میوزک کی آواز آتی رہے تو پھر یہ بھی گناہ گار ہو گا۔ (ردالمحتار، 9/ 651 ماخوذاً) آج کے زمانے میں مَعَاذَ اللہ گناہ کرنا بہت آسان ہو گیا ہے مثلاً دوستوں میں سے کوئی ایک اِعتِکاف میں بیٹھا ہوا ہے، جیسے ہی اُس کا اِعتِکاف مکمل ہوتا ہے تو اُس کے دوستوں نے اُس کے لیے تحفۃً سینما گھر کا ٹکٹ خرید کر رکھا ہوتا ہے کہ سارے دوست مِل کر مَعَاذَ اللہ فلم دیکھیں گے۔ عید کے دن Film theatre کے باہر بورڈ لگا ہوتا ہے کہ آج ہاؤس فُل ہے۔ اب تو ہر شخص کے ہاتھ میں موبائل موجود ہے اس میں تو پورا سینما گھر آباد ہے آج کا مسلمان اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتا ہے جبکہ حقیقتاً مسلمان آزاد نہیں ہے بلکہ شریعت کے قَوانین کا پابند ہے۔ ایک مسلمان گناہ کر کے بھی کہاں تک بھاگے گا، اسے ایک نہ ایک دن موت تو آنی ہے، اگر اللہ پاک اس کے گناہوں کے سبب ناراض ہو اتو قَبْر اور مَحْشَر میں عذاب ہی مُقدّر بن جائے گا۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ　　وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص167)

عید کے دِن نیا لباس پہن کر کفن کو نہیں بھولنا چاہیے

حضرت عُبیدُ اللہ بن شُمَیط رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرت شُمَیط بن عَجْلان رحمۃُ اللہِ علیہ نے عید کے اِجتماع میں لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: ایسے کپڑے دِکھائی دے رہے

www.dawateislami.net

ہیں جو پُرانے ہو جائیں گے اور ایسے گوشت نظر آرہے ہیں جو کل (قَبْر میں) کیڑوں کی خوراک بنیں گے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/153، رقم:3516) ہر مسلمان کو اللہ پاک سے ڈرتے رہنا چاہیے، عید کے دن اگرچہ بندہ نیا لباس پہنتا ہے لیکن اس نئے لباس کی وجہ سے غفلت میں پڑ کر کفن کو نہیں بھولنا چاہیے، یہ مُسکراہٹیں اور خوشیاں بدنِ اِنسانی پر چند دن کے لیے ہوتی ہیں، اس کے بعد تو یہ جسم قبر میں کیڑوں کی غِذا بنتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو قبر کے عذاب سے مَحْفوظ فرمائے۔ اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 8/308)

سوال: عید کے دن بچّوں کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جو بچّہ سمجھدار ہے، نماز پڑھنا جانتا ہے، مسجد میں دیگر بچّوں کی طرح شرارت نہیں کرتا تو ایسے بچّے کو مسجد میں لایا جاسکتا ہے۔ اگر ایسا بچّہ ہے جو مسجد میں شرارت کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازی بھی پریشان ہو جاتے ہیں تو اُسے مسجد میں نہیں لے جاسکتے۔ والدین اپنے بچّے کو زیادہ جانتے ہیں کہ ان کا بچّہ شرارت کرتا ہے یا نہیں؟ اب تو ویسے بھی عید کا سماں بنا ہوتا ہے اور لوگ نمازِ عید کے لیے اپنے بچّوں کو ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ بچّوں کا ذہن عُموماً عید کے دن عبادت کرنے کا نہیں ہوتا، انہیں ہر طرف سے کچھ نہ کچھ عیدی مل رہی ہوتی ہے اور اِس کے علاوہ نئے اور عمدہ لباس پہن کر کھیل کود میں مگن ہوتے ہیں۔ جو بچّے سمجھدار ہیں انہیں چاہیے کہ عید کے دِن سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ 300 مرتبہ پڑھ کر یہ کہیں کہ ”اِس کا ثواب حضرت آدم علیہ السّلام اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو پہنچے“ اِسی طرح نام لے کر بُزُرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کو بھی اِیصالِ ثواب کرسکتے ہیں مثلاً اِس کا ثواب غوثِ پاک اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہما کو پہنچے، مزید اپنے دادا دادی، نانا نانی اور دیگر رِشتے داروں کے نام بھی لیے جاسکتے ہیں، اِسے اِیصالِ ثواب کرنا کہتے ہیں۔ اِیصالِ ثواب میں جن جن حضرات کا نام لیا جاتا ہے وہ اپنی قبر میں خوش ہوتے ہیں۔ اِسے یوں سمجھ لیجئے کہ کسی شخص

www.dawateislami.net

نے بڑے پیمانے پر لوگوں کی دعوت کی ہے، اُس دعوت میں کئی گھرانے موجود ہیں، اُسی دعوت میں میزبان خود کسی گھرانے کی طرف توجہ کر کے نام لے کر کہے کہ ”جناب آپ اور لیجئے نا“ اب جس شخص کا نام لے کر میزبان نے کہا ہے تو وہ ضرور خوش ہو گا کہ یار اتنے سارے لوگوں میں میرا نام لے کر مجھے خاص عزّت بخشی ہے لہٰذا ایصالِ ثواب کرتے ہوئے اپنے بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کا بھی نام لے لینا چاہیے کہ وہ اپنے مزارات میں خوش ہوتے ہیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/ 308)

سُوال: اگر کوئی مجبوری کی وجہ سے عید کی نماز باجماعت نہیں پڑھ سکا تو وہ تَنہا نماز کیسے پڑھے گا۔

جواب: عید کی نماز اکیلے نہیں ہو سکتی۔(ہدایۃ، 1/ 85) جماعت اس کے لیے ضروری ہے اور پھر اس کی جماعت کی بھی شرائط ہیں مثلاً جو امام پانچ وقت کی نماز کی امامت کی شرائط پر پورا اُترتا ہو تب بھی وہ عید اور جُمعہ نہیں پڑھا سکتا اس لیے کہ عید اور جُمعہ کی اِمامت کے لیے مزید کچھ شرائِط ہیں، بہرحال اگر کسی کی کوتاہی کی وجہ سے عید کی نماز رہ گئی اور پورے شہر میں کہیں بھی نہ ملی تو گناہ گار ہو گا لہٰذا توبہ کرے۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 2/ 452)

سُوال: عیدی دینے کا کیا انداز ہونا چاہیے؟

جواب: عیدی دینے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے، البتّہ! مسلمان کا دل خوش کرنے کی نیت سے عیدی دی جا سکتی ہے، نیز جس کو عیدی دی جا رہی ہے وہ اگر رشتہ دار ہو تو صِلۂ رحمی (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) کی نیت بھی کر لی جائے، یوں ہی جن بچّوں کو عیدی دینے سے ان کے والدَین خوش ہوتے ہوں تو عیدی دیتے ہوئے ان کے والدین کو خوش کرنے کی نیت بھی کی جا سکتی ہے۔ یاد رکھیے! یہ ضروری نہیں کہ ہر بچے کو عیدی دینے سے اس کے والدین خوش ہوں، لہٰذا موقع کا لحاظ رکھا جائے۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/ 194)

www.dawateislami.net

سوال: عیدی لِفافے میں دینا بہتر ہے یا بغیر لِفافے کے؟

جواب: بچوں کو بغیر لفافے کے عیدی دینا بہتر ہے، کیونکہ نئے اور کڑک نوٹ دیکھ کر بچے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ ہاں! عُلما اور مشائخ کو اِحتراماً لفافے میں پیسے دیے جائیں تاکہ دوسروں پر ظاہر نہ ہو۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/195)

سوال: عید کے دن چھوٹے بچوں کو جو عیدی ملتی ہے، بچے اُس عیدی کو کیسے اِستعمال میں لا سکتے ہیں؟

جواب: عید کے دن بچوں کو جو عیدی ملتی ہے بچے ہی اُس کے مالک ہوتے ہیں۔ کبھی بچہ خود سمجھدار ہوتا ہے تو اپنے پاس کچھ نہ کچھ پیسے محفوظ کر لیتا ہے۔ بچے اپنی عیدی اپنے والد صاحب کے پاس بھی جمع کروا سکتے ہیں۔ سَرپَرَست کو بھی چاہیے کہ بچوں کی عیدی کو اپنے پاس محفوظ رکھے یا اُنہی پیسوں سے بچوں کو کوئی چیز دِلا دے۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/307)

سوال: اگر کسی کے والدین عید سے تین یا چھ مہینے پہلے فوت ہو جائیں تو کیا ان کے گھر والوں کا پہلی عید منانا جائز ہے؟

جواب: سوگ تین دن تک جائز ہے۔ ہاں اگر کسی عورت کا شوہر اِنتقال کر گیا ہے تو اس کے سوگ کی مدّت چار مہینے 10 دِن ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/855، حصہ:4) کسی عورت کا نوجوان بیٹا وفات پا گیا ہے تو اس کی جُدائی کا غم ماں کو پوری زندگی بے قرار رکھتا ہے تو ایسی عورت بے چاری اپنے اِختیار میں نہیں رہتی۔ بہر حال تین یا چھ مہینے کے بعد عید منائی جا سکتی ہے، عید کے نئے کپڑے بھی پہنے جا سکتے ہیں اور ایک دوسرے کو عید مبارک بھی کہا جا سکتا ہے۔ میّت کے گھر والے بعض لوگ اتنی بیوقوفی کر جاتے ہیں کہ عِیدُ الْاَضْحیٰ پر قربانی بھی نہیں کرتے، یہاں تک نوبت آ جاتی ہے کہ اپنے گھر میں خوشی کا ماحول بھی نہیں بناتے۔

www.dawateislami.net

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں کے طَعْنوں سے بچنے کے لیے قربانی کے جانور میں ایک حصّہ ملا لیتے ہیں۔ یاد رکھیے! عید کے دِن خوشی کا اِظہار کرنا سنّت ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا عید کے دن خوشی منانا ثابت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 2/359) اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ﴾ (پ 11، یونس: 58) ترجمۂ کنزالایمان: "تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔" اللہ پاک کے فضل ورحمت کا دن عید کا دن ہے، اِس دن خوشی کا اِظہار کرنا چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 8/265)

سُوال: رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد شَوَّالُ الْمکرَّم میں جو روزے رکھے جاتے ہیں ان کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے یا زندگی بھر کے روزوں کے برابر؟ نیز یہ روزے شوال میں ہی رکھنا ضروری ہیں یا بعد میں بھی رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: شَوَّالُ الْمکرَّم کے روزوں کی فضیلت سے متعلق تین فرامینِ مُصطفٰے پیشِ خدمت ہیں: ﴿1﴾ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شَوَّال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (معجم اوسط، 6/234، حدیث: 8622) ﴿2﴾ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔ (مسلم، ص456، حدیث: 2758) ﴿3﴾ جس نے عیدُ الفطر کے بعد شَوَّال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے اسے دس ملیں گی تو ماہِ رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں اور یہ چھ روزے دو ماہ کے برابر یوں پورے سال کے روزے ہوگئے۔ (سنن کبریٰ للنسائی، 2/162-163، حدیث: 2860-2861) بہارِ شریعت کے حاشیے میں ہے: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتفرَّق (یعنی جُدا جُدا) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ

www.dawateislami.net

لیے تب بھی حرج نہیں۔(بہارِ شریعت، 1/1010، حصہ:5) بس عید کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ کو روزہ نہیں رکھنا۔(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/468)

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ عیدُ الفِطر اور عیدُ الاَضحیٰ کے دَرمیان شادی بیاہ جیسی تقریبات منعقد نہیں کرنی چاہئیں، اِس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: عیدُ الفِطر اور عیدُ الاَضحیٰ کے درمیان شادی بیاہ جیسی تَقرِیبات مُنعَقِد کی جاسکتی ہیں بلکہ عیدُ الفِطر اور عیدُ الاَضحیٰ کے دن بھی یہ تقریبات کی جاسکتی ہیں۔ بہت سے لوگ اِن دِنوں میں شادی کرتے ہیں، اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پورے سال میں کوئی بھی دِن ایسا نہیں ہے جس دِن نکاح یا شادی نہ ہو سکتی ہو۔(ملفوظات امیر اہل سنّت، 8/231)

سوال: عید کے دن 300 مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا وظیفہ مسجد میں پڑھنا لازمی ہوتا ہے یا گھر میں بھی پڑھ سکتے ہیں؟ نیز کیا عورتیں بھی یہ وظیفہ پڑھ سکتی ہیں؟

جواب: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کا وظیفہ مَرد اور عورت دونوں پڑھ سکتے ہیں، اِس وَظیفے میں کوئی تَخْصِیص نہیں ہے کہ گھر میں پڑھنا ہے یا مسجد میں، جہاں پڑھنے میں آسانی ہو وہاں پڑھ سکتے ہیں۔ اِس وَظیفے کی فضیلت یہ ہے: جو کوئی عید کے دِن سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ 300 مرتبہ پڑھ کر تمام مسلمانوں کو اِیصالِ ثواب کرے گا تو ان میں سے ہر ایک کی قَبر میں ایک ہزار اَنوار داخل ہوں گے اور جب اِس وَظیفے کو پڑھنے والا اِنتقال کرے گا تو اُس کی قبر میں بھی ایک ہزار اَنوار داخل ہوں گے۔(مکاشفۃ القلوب، ص308) عید کے دِن صُبحِ صادق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک مکمل دن عید کا دن ہے، اِس میں کسی بھی وقت یہ وَظیفہ پڑھ سکتے ہیں، عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔(فتاویٰ ہندیہ، 1/201، ملفوظاتِ امیر اہل سنّت، 8/307)

سوال: کیا عید کے دن بھی مریضوں کی عِیادت کرنی چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں، عید کے دن بھی مریضوں کی عِیادت کرنی چاہیے۔ بسا اوقات مریض عید کے پہلے دن اپنے عزیز اور دوست کا اِنتِظار کر رہا ہوتا ہے کہ آج پہلی عید ہے، میرا دوست مجھ سے ملنے ضرور آئے گا اور عید مُبارک کہے گا۔ اگر دوست عید کے پہلے دن کے بجائے دوسرے دن آئے تو مریض کو اتنی خوشی نہیں ہو گی جتنی خوشی پہلے دن آنے پر ہوتی، پھر دوست بھی دوسرے دن آکر طرح طرح کے عُذر بیان کرتا ہے کہ مہمان آگئے تھے یا فلاں چچا کے گھر عید ملنے چلا گیا تھا۔ ہو سکے تو مریض کی مالی مدد بھی کیجیے کہ بعض اوقات مریض بہت بُری حالت میں ہوتا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے کہا ہوتا ہے کہ فلاں ٹیبلٹ لینا بہت ضروری ہے، جبکہ اس کے پاس ٹیبلٹ خریدنے کے لیے پیسے نہیں ہوتے اور تیمار داری کرنے والے حضرات پھول لے کر آرہے ہوتے ہیں، حالانکہ بہتر یہ ہے کہ مریض کو رقم دے دی جائے جس سے وہ اپنی ضروریات مثلاً ٹیبلٹ اور دیگر دوائیں وغیرہ خرید سکے۔ بسا اوقات تیمار داری کرنے والا اَنجانے میں وہی چیز لے آتا ہے جس کی مریض کو پرہیز کرنی ہوتی ہے مثلاً مریض کو شوگر ہے اور تیمار داری کرنے والا اس کی دِلجوئی کی نیّت سے مٹھائی خرید کر لے آئے تو بیچارہ مریض بستر پر لیٹے لیٹے اپنا دِل ہی جلائے گا کیونکہ وہ مٹھائی نہیں کھا سکتا، بِالفَرض اگر جوش میں آکر مٹھائی کھا بھی لی تو بعد میں اَذیّت کا شکار ہو جائے گا کہ مٹھائی تو شوگر کے مریض کے لیے زہر کی طرح ہے، اِس میں بہت زیادہ مِقدار میں شوگر ہوتی ہے جس کی وجہ سے شوگر کا مریض مَر بھی سکتا ہے۔ پھر مٹھائی بنانے والے خراب کھویا ڈال دیتے ہیں جس کی وجہ سے اِنسانی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ سب مٹھائی بنانے والے ایسے نہیں ہوتے لیکن جو لوگ ایسا کرتے ہیں انہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 8/310)

www.dawateislami.net

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابواُسید عُبید رضا مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-625-2
01082472

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net